رسالہ نمبر: 112

وضو اور سائنس

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

وُضو اور سائنس[1]

صِرْف 24 صَفْحات پر مبنی یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ وُضو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالامال ہوں گے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود پاک پڑھیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو کی حِکمتیں سُننے کے سبب قَبولِ اسلام

ایک صاحِب کا بیان ہے: میں نے بَیلجِیئم میں یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم

[1] یہ بیان امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے طَلَبہ کے دو روزہ اجتماع (محرّم الحرام ۱۴۲۱ھ/2000-04-06) نواب شاہ پاکستان میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضِرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

Student (طالبِ عِلم) کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضُو میں کیا کیا سائِنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہوگیا۔ اُس کو ایک عالِم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائِنسی معلومات رکھنے والے ایک شَخْص نے اُس کو وُضُو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسْح کی حِکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: **''اگر گردن کی پُشْت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگادیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغْز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمْراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہوجاتا ہے۔''** یہ سُن کر وُضُو میں گردن کے مَسْح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مغرِبی جرمنی کا سَیمینار

مغرِبی ممالِک میں مایوسی (یعنی Depression) کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہورہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی اَمْراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہَولڈر ایک پاکستانی فِزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے: مغرِبی جرمنی میں ایک سَیمینار ہوا جس کا مَوضُوع تھا ''مایوسی (Depression) کا عِلاج اَدْوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔''

ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز انکشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دُھلوائے تو مَرَض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا (یعنی کمی آ گئی)۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخر میں اِعتِراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضُو اور ھائی بلڈپریشر

ایک ہارٹ اِسپیشلسٹ کا بڑے وُثُوق (یعنی اِعتِماد) کے ساتھ کہنا ہے: **ہائی بلڈ پریشر** کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہِرِ نفسیات کا قول ہے: **"نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضُو ہے۔"** مغرِبی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضُو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وُضُو اور فالِج

وُضُو میں جو ترتیب وار اَعْضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعْصابی نِظام مُطَّلَع ہوجاتا ہے اور پھر آہِستہ آہِستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے

پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعْضاء دھونے کی ترتیب **فالِج** کی روک تھام کیلئے مُفید ہے۔ اگر چِہرہ دھونے اور مَسْح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہوسکتا ہے!

مِسواک کا قَدْر دان

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضُو میں مُتَعَدَّد سُنَّتیں ہیں اور ہر سنّت مَخْزنِ حِکمت ہے۔ مِسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضُو میں مِسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنّت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے: سوئیزرلینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو چَھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو۲ اِنچ کا چھوٹا سا **مِسواک** کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اِسلام آوری کے وَقْت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بَہُت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستِعمال کر رہا تھا یہ خَتْم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مِسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تَکْلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کے ڈینٹِسٹ سے ان کا عِلاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اس **مِسواک** کا اِستِعمال شُروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے اِفاقہ (فائدہ) ہو گیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مَرَض دُور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب

ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت **مِسواک** ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو **مِسواک** دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قُوّتِ حافِظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مِسواک میں بیشمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اس میں مُتَعدَّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ حاشِیہ طَحْطاوِی میں ہے: ''**مِسواک سے قوّتِ حافِظہ بڑھتی، دَرْدِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کو سُکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، مِعْدہ دُرُست اور کھانا ہَضْم ہوتا ہے، عَقْل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بُڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔**'' (حاشیۃُ الطَّحطاوی علی مراقی الفلاح ص۶۹)

مِسواک کے بارے میں دو احادیثِ مبارَکہ

﴿۱﴾ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے (مسلم ص۱۵۲ حدیث۲۵۳) ﴿۲﴾ جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے۔ (ابوداوٗد ج۱ ص۵۴ حدیث۵۷)

مُنہ کے چھالے کا عِلاج

اَطِبّاء (یعنی ڈاکٹروں) کا کہنا ہے: ''بعض اوقات گرمی اور مِعْدے کی تیز ابیَّت

سے مُنہ میں چھالے پڑجاتے ہیں اور اِس مَرَض سے خاص قسم کے جَراثیم مُنہ میں پھیل جاتے ہیں، اس کے عِلاج کیلئے مُنہ میں تازہ مِسواک ملیں اور اس کا لُعاب کچھ دیر تک مُنہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔''

ٹوتھ بُرَش کے نقصانات

ماہِرین کی تحقیق کے مُطابِق ''80 فیصد اَمْراض مِعْدے (پیٹ) اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔'' عُمُوماً دانتوں کی صَفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جَراثیم پرورِش پاتے پھر مِعْدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمْراض کا سبب بنتے ہیں۔ یادرہے! ''ٹُوتھ بُرَش'' مِسواک کا نِعْمَ الْبَدل نہیں۔ بلکہ ماہِرین نے اِعتِراف کیا ہے: ﴿۱﴾ جب بُرَش ایک بار اِستِعمال کر لیا جاتا ہے تو اُس میں جَراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نَشْوونَما پاتے رَہتے ہیں ﴿۲﴾ بُرَش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے ﴿۳﴾ بُرَش کے اِستِعمال سے مَسُوڑھے آہِستہ آہِستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے اَمراض بھی جَنَم لیتے ہیں، اِس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدَمی **اندھا** ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو مِسواک کرنا آتا ہے ؟

ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق مِسواک اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضُو کر کے چل پڑتے ہیں یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ "رَسْمِ مِسواک" ادا کرتے ہیں!

"مسواک کرنا سُنّتِ مبارَکہ ہے" کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

۞ **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: دو رَکْعت مِسواک کر کے پڑھنا بِغیر مِسواک کی 70 رَکْعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث ۱۸) ۞ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ یہ مُنہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹) ۞ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ **مِسواک** میں دس خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبُو خَتْم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور مِعْدہ دُرُست

کرتی ہے (جَمعُ الجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٥ ص ٢٤٩ حدیث ١٤٨٦٧) ۞ سیِّدُنا امام شافِعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے عِلم پر عمل کرنا (حیاۃ الحیوان للدمیری ج ٢ ص ١٦٦) ۞ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شِبلی بغدادی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الہادِی کو وُضُو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خَرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مَہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اُس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ میں نے تجھے جو مال و دولت دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھّر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِتنی عظیم سنّت (مِسواک) حاصِل کرنے پر کیوں خَرچ نہیں کی؟'' (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ٣٨) ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 288 پر صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں، مَشائخ کِرام فرماتے ہیں: جو شَخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کَلِمہ پڑھنا نصیب ہوگا

اور جو **اَفیون** کھاتا ہو مرتے وَقت اُسے **کَلِمہ** نصیب نہ ہوگا ۞ مِسواک پِیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ۞ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ۞ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ۞ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (Gap) کا باعِث بنتے ہیں ۞ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ اِس کا ایک سِرا کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے ۞ مناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلْخی باقی رہے ۞ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ۞ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ۞ ہر بار دھو لیجئے ۞ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ۞ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ۞ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ۞ مِسواک وُضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ منہ میں بدبُو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ۞ مِسواک جب ناقابلِ اِستِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحْتِیاط سے رکھ دیجئے یا دَفْن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزْن باندھ کر سَمُندر میں ڈُبو دیجئے ۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے)

ہاتھ دھونے کی حِکمتیں

وُضُو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اِس کی حِکمتیں مُلاحَظہ ہوں: مختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجْزاء اور جَراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جِلدی اَمْراض میں مُبتَلا ہو سکتے ہیں:۔ ﴿۱﴾ ہاتھوں کے گرمی دانے ﴿۲﴾ جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن ﴿۳﴾ ایگزیما ﴿۴﴾ پَھپُھوندی[1] کی بیماریاں ﴿۵﴾ جِلْد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعائیں (Rays) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی بَرقی نظام مُتَحرِّک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سِمَٹ آتی ہے جس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھولئے جاتے ہیں جس سے وہ جَراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر مُتَعَدَّد اَمْراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذَرِیْعے لاتعداد مُہلِک جَراثیم نیز غِذا کے اَجزاء ہمارے مُنہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ چُنانچِہ وُضُو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔ اگر مُنہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان اَمْراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے: ﴿۱﴾

مدینہ

[1] وہ جَراثیم جو کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں۔

اَیڈز (Aids) کہ اس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے۔ **اَیڈز کا تا حال** ڈاکٹر عِلاج دَرْیافْت نہیں کر پائے اس مَرَض میں بدن کا مُدافِعَتی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے، اِس میں اَمْراض کا مقابلہ کرنے کی قوّت نہیں رہتی اور مریض گُھل گُھل کر مر جاتا ہے ﴿۲﴾ مُنہ کے کناروں کا پھٹنا ﴿۳﴾ مُنہ اور ہونٹوں کی دادقُوبا (Moniliasis) ﴿٤﴾ مُنہ میں پَھپُھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ نیز روزہ نہ ہو تو کلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سنّت ہے۔ **اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والا کوّے (Tonsil) بڑھنے اور گلے کے بہت سارے اَمْراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔**

ناک میں پانی ڈالنے کی حِکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد و غُبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رَطُوبت (یعنی تری) ہو ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مَرطُوب یعنی نَم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نَمی پیدا کرتی ہے۔ صَفائی اور دیگر سَخْت کام نَتھنوں کے بال سرانجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خُرْدبِینی (Microscopic) جھاڑو ہے۔ اِس جھاڑو میں غیر مَرَئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذَرِیْعے داخِل ہونے والے جَراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرَئی رُوؤں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے جسے اِنگریزی میں lysozyme (لَیْسوزائِم) کہتے ہیں، ناک اِس کے ذَرِیْعے سے آنکھوں کو

Infection (یعنی جَراثیم) سے محفوظ رکھتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اَہَم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندرُونی غیر مَرئی رُوؤں کی کارکردَگی کو تقویَت ملتی ہے اور مسلمان وُضُو کی بَرَکت سے ناک کے بیشمار پیچیدہ اَمْراض سے مَحفوظ ہو جاتا ہے۔ **دائمی نَزلہ اور ناک کے زَخْم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل** (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) **بے حد مُفید ہے۔**

چِہرہ دھونے کی حِکمتیں

آج کل فَضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلُودَگیاں بڑھتی جارہی ہیں، مختلف کیمیاوی مادّے سِیسہ وغیرہ مَیل کُچیل کی شکل میں آنکھوں اور چِہرے وغیرہ پر جمتا رَہتا ہے، اگر چِہرہ نہ دھویا جائے تو چِہرے اور آنکھیں کئی اَمْراض سے دوچار ہو جائیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مَقالہ لکھا جس کا نام تھا: **آنکھ، پانی، صحّت** (Eye, Water, Health) اس میں اُس نے اس بات پر زور دیا کہ ''اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔'' چِہرہ دھونے سے منہ پر **کیل** نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہِرینِ حُسن وصحّت اس بات پر مُتّفِق ہیں کہ ہر طرح کے Cream اور Lotion وغیرہ چِہرے پر داغ چھوڑتے ہیں، چِہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چِہرے کو کئی بار دھونا لازِمی ہے۔ ''امریکن کونسل فار بیوٹی'' کی سرکردہ ممبر ''**بیچر**'' نے کیا خوب

اِنکِشاف کیا ہے کہتی ہے: ''**مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے اِنکا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔**'' محکمۂ ماحولیات کے ماہِرین کا کہنا ہے: ''چِہرے کی اِلَرجی سے بچنے کیلئے اِس کو بار بار دھونا چاہئے۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صِرْف وُضُو کے ذَرِیعے ہی ممکِن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو میں چہرہ دھونے سے الرجی سے چِہرے کی حفاظت ہوتی، اِس کا مَساج ہو جاتا، خون کا دَوران چہرے کی طرف رَواں ہو جاتا، مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اندھا پن سے تَحَفُّظ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آنکھوں کی ایک بیماری ہے جس میں اس کی رطُوبتِ اَصلِیّہ یعنی اصلی تری کم یا خَتْم ہو جاتی اور مریض آہستہ آہستہ **اندھا** ہو جاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مُطابِق اگر بَھنووں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اِس خوفناک مَرَض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا مُنہ دھوتا ہے اور اِس طرح اس کی بَھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ عاشِقانِ رسول کی داڑھی بھی وُضُو میں دُھلتی ہے اور اس میں بھی خوب حِکمتیں ہیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج اَیل کہتا ہے: ''مُنہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں، جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں، داڑھی کے خلال سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے، **داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے**

پٹّھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُہنیاں دھونے کی حِکمتیں

کُہنی پر تین۳ بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلُّق دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُمُوماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتعدَّد دِماغی اور اَعْصابی اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **وُضُو میں کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویَت پہنچتی ہے** اور اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ان کے اَمراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شُدہ رَوشنیوں سے براہِ راست اِنسان کا تعلُّق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اِختِیار کر لیتا ہے، اس عمل سے ہاتھوں کے عَضَلات یعنی کَل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَسْح کی حِکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبْلُ الْوَرِید'' یعنی شہ رگ واقِع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغْز اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وُضُو کرنے والا گردن کا مَسْح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیْعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعْصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعْصابی نظام

کو تُوانائی حاصِل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحِب کا بیان ہے: میں فرانس میں ایک جگہ وُضو کر رہا تھا، ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا! جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کون اور کہاں کے وَطَنی ہیں؟ میں نے جواب دیا: میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا: پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب وغریب سُوال پر میں چونکا مگر میں نے کہہ دیا: دو چار ہوں گے۔ پوچھا: ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: **وُضُو**۔ کہنے لگا: کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بلکہ پانچ وَقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا: میں Mental Hospital میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تحقیق میرا مَشغَلہ ہے، میری تحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنَل جاتے ہیں اور اَعْضاء کام کرتے ہیں، ہمارا دِماغ ہر وَقت Fluid (مائع) کے اندر Float[1] کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دِماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی Rigid (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں (Conductor) (مُوصِل یعنی پہنچانے والی) بن کر ہماری گردن کی پُشْت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بَہُت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پُشْت کو خشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی (Conductor) میں خشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ

[1] یعنی تیرنا۔

دیتا ہے اور وہ **پاگل** ہوجاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پُشت کو دن میں دو چار بار ضَرور تر کیا جائے۔ ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ مُنہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے، واقِعی آپ لوگ پاگل نہیں ہوسکتے۔ مزید یہ کہ مَسْح کرنے سے **لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پاؤں دھونے کی حِکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل Infection (یعنی جَراثیم) پاؤں کی اُنگلیوں کے درمِیانی حصّے سے شُروع ہوتا ہے۔ وُضُو میں پاؤں دھونے سے گردوغُبار اور جَراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جَراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں۔ **لہٰذا وُضُو میں سنّت کے مطابِق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (Depression) جیسے پریشان کُن اَمراض دُور** ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضُو کا بچا ہوا پانی

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں:** حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے وُضُو فرما کر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں رِوایت کیا گیا کہ **اِس کا پانی**

70 مَرَض سے شِفا ہے (فتاوٰی رضویہ ج ٤ ص ٥٧٥) **فُقَہائے کِرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: ''کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا مُسْتَحَب ہے۔'' (تَبیینُ الحقائق ج ۱ ص ٤٤) وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے کے بارے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے: ﴿۱﴾ اِس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوَٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے ﴿۲﴾ اِس سے ناجائز شَہْوت سے خَلاصی حاصِل ہوتی ہے ﴿۳﴾ جگر، مِعْدہ اور مَثانے کی گرمی دور ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِنسان چاند پر

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضُو اور سائنس کا مَوضُوع چل رہا تھا، آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف بعض لوگوں کا زیادہ رُجْحان (رُجْ۔حان) ہوتا ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اِس مُعاشرے میں پائے جاتے ہیں جو اِنگریز مُحَقِّقِین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں، ایسوں کی خدمت میں عَرْض ہے کہ بَہُت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سَر ٹکرا رہے ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے! اپنے دعوے کے مُطابِق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ الفاظ لکھتے وَقْت (یعنی مُحَرَّمُ الْحرام ١٤٣٤ھ) تقریباً 1434 سال

پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وَراءُ الْوَراء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے عُرس شریف کے موقع پر دارُ الْعُلُوم امجدیہ عالمگیر روڈ بابُ الْمدینہ کراچی میں مُنْعَقِد ہونے والے ایک مُشاعِرے میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ''مِصْرعِ طرح'' رکھا گیا تھا:

سَر وُہی سر جو ترے قدموں پہ قُربان گیا

حضرتِ صَدرُ الشَّریعت، بَدرُ الطَّریقت، مصنِّفِ بہارِ شریعت، خلیفۂ اعلٰی حضرت، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی صاحِب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے شہزادے مُفسِّرِ قرآن حضرتِ علّامہ عبدُ الْمصطفٰی ازہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے اس مُشاعِرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اُس کا ایک شِعْر مُلاحَظہ ہو:

کہتے ہیں سَطْح پہ چاند کی اِنسان گیا   عرشِ اعظم سے وَراء طیبہ کا سلطان گیا

یعنی کہا جا رہا ہے کہ اب انسان چاند پر پُہنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بَہُت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عَظَمت والے سلطان، شَہَنْشاہِ زمین و آسمان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دو۲ جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم معراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بَہُت اُوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقْل دَنگ ہے چَرْخ میں آسمان ہے   جانِ مُراد اب کدھر ہائے تِرا مکان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نور کا کِھلونا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعوٰی کر رہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تابِع فرمان ہے۔چُنانچِہ ''دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ'' میں ہے: سلطانِ دو۲ جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُ نا عباس بن عبدُ المُطَّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوَّت پر دَلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چُنانچِہ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گہوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُنگلی سے اِشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہوجاتا تھا۔سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سَجدے میں گرتا تھا۔'' (دلائلُ النّبوۃ للبیھقی ج ۲ ص ۴۱)

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کِھلونا نور کا

ایک مَحبَّت والے نے کہا ہے: ؎

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اِسلئے
یہ سراپا نور تھے وہ تھا کِھلونا نور کا

مُعجِزۂ شَقُّ الْقَمَر

''بخاری شریف'' میں ہے: کُفّارِ مکہ نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت بابَرَکت میں مُعجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں چاند کے ۲ دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۷۹ حدیث ۳۸۶۸) **اللہ** تبارَکَ وتَعالٰی پارہ 27، سُوْرَۃُ الْقَمَر کی پہلی اور ۲ دوسری آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** کے نام سے شُروع جو بَہُت مہربان رَحْمت والا۔ پاس آئی قِیامت اور شَق ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو مُنہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حصہ ٔ آیت وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ (ترجَمۂ کنز الایمان: اور شَق ہوگیا چاند) کے تَحْت فرماتے ہیں: اس آیت میں حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے ایک بڑے **مُعجِزۂ شَقُّ الْقَمَر** (یعنی چاند کے ۲ دو ٹکڑے ہوجانے) کا ذِکر ہے۔ (نُورُ العرفان ص ۸۴۳)

اِشارے سے چاند چِیر دیا، چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عَصْر کیا، یہ تاب و تُواں تمہارے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضُو کے طِبّی فوائد سُن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عَرْض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فَنِّ طِبّ ظَنِّیات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتْمی (یعنی فائنل) نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَحکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سنّتوں پر عمل طبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرْف و صِرْف رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہئے، لہٰذا اِس لئے وُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا۔ یا دینی مُطالَعَہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمْناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے **وُضُو بھی ہمیں اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہئے۔**

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: وُضُو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتَوجِّہ ہوں اُس وَقْت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہِری اَعْضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہِر طاہِر (یعنی پاک) ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بِغیر

بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے ۔مزید فرماتے ہیں: ظاہری وُضُو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہ کو چھوڑنے اور عمدہ اَخلاق اپنانے سے ہوتی ہے ۔جو شَخْص دل کو گناہوں کی آلودَگیوں سے پاک نہیں کرتا فَقَط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زَیب و زینت پر اِکتِفا کرتا ہے اُس کی مثال اُس شَخْص کی سی ہے جو بادشاہ کو مَدعو کرتا ہے اور اپنے گھر کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ وروغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا، اب ایسی صورت میں جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شُعُور خود سمجھ سکتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۸۵ مُلَخَّصاً)

سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت سائنسی تَحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتّباعِ سائنس نہیں **اِتّباعِ سنّت** ہے، مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہِرین برسہا برس کی عَرَق رَیزی کے بعد نتیجے کا دَریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مسکراتی نور برساتی سنّتِ مُصطَفوی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہی نظر آتی ہے! دنیا میں لاکھ سیر و سیاحت کیجئے، جتنا چاہے عیش وعشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسَّر نہیں آئے گی، سُکونِ قَلْب صِرْف وصِرْف یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ملے گا۔ دل کا چَین عشقِ سرورِ کونَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سائنسی آلات VCR,TV. اور Internet کے رُوبرُو نہیں اِتّباعِ سنّت میں ہی

نصیب ہوں گی۔ **اگر آپ واقِعی دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نَمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اپنا معمول بنالیجئے۔** ہر اِسلامی بھائی نیّت کرے کہ میں زندَگی میں کم از کم ایک بار یکمُشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 30 دن اور ہر ماہ 3 دن سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

تِری سنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر چلے تُو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۲۱ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۳۴ھ
6-12-2012

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت
نورالعرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور	دلائل النبوۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی
مسلم	دار ابن حزم بیروت	لوارح الانوار	داراحیاء التراث العربی بیروت
ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
مسندامام احمد	دارالفکر بیروت	حیاۃ الحیوان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسندابی یعلی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تبیین الحقائق	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ
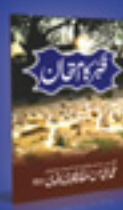
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 2634

MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net